تفسیر، حدیث، فقہ، تصوّف اور اسرارِ شریعت کا حسین مجموعہ

ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا

جلد سوم

احیاء علوم الدّین

جدید اور بامحاورہ سلیس ترجمہ

مذاقُ العارفین

مُصنّف

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمد الغزالیؒ

جدید ترجمہ: مولانا ندیم الواجدی فاضل دیوبند

دارالاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

باہتمام: خلیل اشرف عثمانی

طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس

ناشر: دار الاشاعت کراچی

ضخامت: صفحات

بسم اللہ

میں ندیم الواجدی ولد مولانا واجد حسین ساکن دیوبند ضلع سہارنپور
یوپی بھارت نے احیاء علوم الدین اصل تصنیف عربی میں ہے مصنف
حضرت امام غزالی ہیں کا ترجمہ اردو میں عمدہ انداز سے کیا ہے اور چار جلدوں
میں شائع کیا ہے۔ میں اس کے کاپی رائٹ پاکستان کے لیے مبلغ [illegible]
روپے میں مالک دار الاشاعت اردو بازار کراچی کو رجسٹرڈ ہبہ کر دیا ہوں تاکہ وہ
اسے کمپیوٹر کتابت سے آراستہ کر کے عمدہ اور معیاری انداز سے شائع کریں گے

Ownership of copy right اور پاکستان میں
خلیل اشرف عثمانی کے پاس ہوں گے۔ وہ
چاہیں تو کاپی رائٹ آفس میں اپنے نام رجسٹرڈ کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض
نہیں ہوگا۔

ندیم الواجدی
مترجم احیاء العلوم و مالک دار الکتاب دیوبند
[illegible]

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی ۱
ادارۃ القرآن گارڈن ایسٹ لسبیلہ کراچی ۵
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴
مکتبہ دار العلوم دار العلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور
بیت العلوم ۲۶ نابھہ روڈ انارکلی لاہور

کشمیر بکڈپو ، چنیوٹ بازار فیصل آباد
مکتبہ سید احمد شہید ، اردو بازار لاہور
مکتبہ رحمانیہ ، ۱۸- اردو بازار لاہور
کتب خانہ رشیدیہ ، راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی ، خیبر بازار پشاور
مکتبہ امدادیہ ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

غضب اور شہوت کو ایک دوسرے پر مسلط کرنے کی کیفیت' اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات کا تذکرہ ریاضت نفس کے باب میں آئے گا۔ انشاء اللہ۔

دوسری مثال : فرض کیجئے بدن ایک شہر ہے' اور عقل یعنی انسان کی قوت مدرکہ اس شہر کا حاکم ہے' اور ظاہری اور باطنی حواس اس کے اعوان و سپاہی ہیں' اور اعضاء رعیت ہیں' اور نفس امارہ جسے شہوت اور غضب سے بھی تعبیر کرسکتے ہیں اس کا وہ دشمن ہے جو اس کی حکومت چاہتا ہے' اور اس کی رعایا کو موت کی نیند سلانے کا خواہش مند ہے۔ اس صورت میں بدن محاذ جنگ کی طرح ہے جہاں حاکم شہر بنفس نفیس دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے موجود ہے' اگر اس نے جنگ میں غلبہ حاصل کیا' اور دشمن کو راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کردیا تو اس کی یہ جدوجہد اعلیٰ دربار میں تعریف و تحسین کا خراج وصول کرے گی' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً (پ ۵ ر ۱۰ آیت ۹۵)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا درجہ بہت زیادہ بنایا ہے جو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں بہ نسبت گھر میں بیٹھنے والوں کے۔

لیکن اگر اس نے محاذ جنگ میں بہادری کے جوہر نہ دکھائے' اور دشمن سے ہزیمت اٹھائی تو یہ مذموم فعل ہوگا اور اسے غفلت کی سزا دی جائے گی' چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ ایسے شخص سے کہا جائے گا کہ:

یا راعی السوء اکلت اللحم و شربت اللبن ولم تاو الضالة ولم تجبر الکسیر الیوم انتقم منک (۱)

اے خبیث چرواہے! تو نے گوشت کھایا' اور دودھ پیا' مگر گم شدہ کا پتا نہ لگایا' شکستہ کو صحیح نہ کیا' آج میں تجھ سے انتقام لوں گا۔

حدیث شریف میں اسی جہاد کی طرف اشارہ ہے۔

رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر (بیہقی۔ جابر)

ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس آئے ہیں۔

تیسری مثال : فرض کیجئے کہ عقل ایک سوار ہے جو شکار کے ارادے سے نکل رہا ہے' شہوت اس کا گھوڑا ہے' اور غضب اس کا کتا ہے' اب اگر وہ سوار اپنے فن میں ماہر ہو' گھوڑا بھی سدھا ہوا ہو' اور کتا بھی تعلیم یافتہ ہو تو بلاشبہ یہ شکاری اپنے مقصد میں کامیاب ہے' اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ وہ کوئی نقصان اٹھائے بغیر شکار لے کر واپس آئے گا' دوسری صورت یہ ہے کہ وہ خود بھی شکار کے فن سے ناواقف ہو' گھوڑا بھی سرکش ہو' اور کتا بھی دیوانہ' ایسے شخص کے بارے میں یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس آئے گا' اگر وہ صحیح و سلامت واپس آجائے تو غنیمت ہے' سوار کی ناواقفیت انسان کی جہالت کے مشابہ ہے' گھوڑے کی سرکشی غلبہ شہوت اور کتے کی دیوانگی غلبہ غضب کی مثال ہے۔

انسان کے قلب کی خصوصیات

اب تک جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ صرف انسان ہی کو نہیں بلکہ حیوانات کو بھی حاصل ہیں' مثلاً شہوت' غضب' ظاہری اور باطنی

۱۔ مجھے اس روایت کی کوئی اصل نہیں ملی۔

بات اپنے نفس میں پائے تو اسے دور کرے۔ مؤمن مؤمن کے لیے آئینے کی طرح ہوتا ہے' ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے آئینے میں اپنی تصویر دیکھے' اس کے عیوب کے ذریعہ اپنے عیوب معلوم کرے' اور یہ سمجھے کہ خواہشات کی اتباع کے معاملے میں عام طور پر طبائع قریب قریب ہیں' جو بات ایک میں ہوگی اس کا کل یا جزء دوسرے میں بھی ہوگا۔ ان اصولوں کی روشنی میں اپنے عیوب ڈھونڈے اور قلب کو ان عیوب سے پاک کرے۔ اگر تادیب اور تزکیہ کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو ہر شخص کی خود بخود اصلاح ہوجائے' نہ مؤدب کی ضرورت ہے اور نہ مُربّی کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ کو ادب کس نے سکھلایا ہے؟ فرمایا: مجھے ادب کسی نے نہیں سکھلایا' جاہلوں کی جہالت مجھے بری معلوم ہوئی میں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کی۔ یہ ان لوگوں کا طریقہ ہے جنہیں کمال' بصیرت' معرفت اور ذہانت جیسے اوصاف کا حامل استاذ نہ ملے۔ جو اپنے نفس کی تہذیب و تزکیہ سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کے بندوں کی تعلیم و تہذیب میں مشغول ہو' اور آزراہِ شفقت انہیں نصیحت کرے' اور اچھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرے۔ جس شخص کو ایسے استاذ کی صحبت میسّر ہے اس کے پاس گویا چلتا پھرتا شفاخانہ ہے جہاں ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ ایسے استاذ کا دامن تھامے رہنا چاہئے وہ اس کے مرض کا علاج کرے گا اور اسے ہلاکت سے بچائے گا۔

قلوب کے امراض کا علاج ترکِ شہوات دلائلِ نقل شواہدِ شرع

اگر آپ مذکورہ بالا تفصیلات پر غور کریں گے تو بصیرت کے دروازے کھل جائیں گے' اور علم و یقین کی روشنی سے قلوب کے امراض اور ان کے علاج کا طریقہ واضح ہوجائے گا۔ لیکن اگر آپ غور و فکر کے ذریعہ امراض اور ان کے معالجے کی معرفت حاصل کرنے سے عاجز ہوں تو تقلید اور ایمان بالغیب کے طور پر ان کی تصدیق ضرور کرنی چاہئے' کیونکہ ایمان کا درجہ الگ ہے اور علم کا درجہ الگ ہے۔ علم ایمان کے بعد حاصل ہوتا ہے' اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ ۲۸ ر ۲ آیت ۱۱)

اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے (اور ایمان والوں میں) ان لوگوں کے جن کو علم دین عطا ہوا ہے (اُخروی) درجے بلند کرے گا۔

چنانچہ جس شخص نے سبب دریافت کئے بغیر اس امر کی تصدیق کی کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا واحد راستہ شہوات کی مخالفت ہے اس نے ان لوگوں کا درجہ حاصل کیا جو ایمان لائے' اور جس نے اس حقیقت کا بھید پالیا وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں ایمان کے ساتھ ساتھ علم بھی عطا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان اور اہلِ علم دونوں ہی سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۵ ر ۱۰ آیت ۹۵)

اور سب سے اللہ تعالیٰ نے اچھے گھر کا وعدہ کیا ہے۔

شریعت کے شواہد : بہرحال اس حقیقت پر کہ ترکِ شہوات ہی اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے۔ آیات' احادیث اور علماء کے اقوال شاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى، فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (پ ۳۰ ر ۴ آیت ۴۰-۴۱)

اور جس نے نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى (پ ۲۶ ر ۱۳ آیت ۳)

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے خالص کردیا ہے۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں سے شہوات کی محبت نکال دی' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتا ہے:

المؤمن بين خمس شدائد' مؤمن يحسده' ومنافق يبغضه' وكافر يقاتله' وشيطان يضله' ونفس تنازعه (مكارم الاخلاق۔ انسؓ)

مؤمن پانچ مصیبتوں کے درمیان ہے' مؤمن اس سے حسد کرتا ہے' منافق اس کے تئیں بغض رکھتا ہے' کافر اس سے جنگ کرتا ہے اور شیطان اسے گمراہ کرتا ہے اور نفس اس سے جھگڑا کرتا ہے۔

اس حدیث میں بتلایا گیا کہ نفس جھگڑالو دشمن ہے' اس کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد! اپنے رُفقاء کو شہوات کو لقمۂ تر بنانے سے ڈرا۔ کیونکہ جن قلوب کی عقلیں شہوتوں سے متعلق ہیں وہ مجھ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لیے خوش خبری ہو جو حال کی شہوت کی مستقبل کی موعودہ چیز (وعدہ کی ہوئی چیز یعنی جنت) کی خاطر چھوڑ دے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا جو جہاد سے واپس آئے تھے:

مرحبا بكم قدمتم من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر

خوش آمدید! تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس آئے ہو۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جہادِ اکبر کیا ہے؟ فرمایا: جہادِ نفس (۱)۔ نیز ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

المجاهد من جاهد نفسه في طاعة الله عز وجل (ترمذی' ابن ماجہ۔ فضالہ بن سعیدؓ)

مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نفس کا مجاہدہ کرے۔

ایک حدیث میں ہے:

كف اذاك عن نفسك ولا تتابع هواها في معصية الله اذ تخاصمك يوم القيامة فيلعن بعضك بعضا الا ان يغفر الله تعالى ويستر (۲)

اپنے نفس کو اپنی ایذا سے بچا' اور اللہ کی معصیت میں اس کی خواہش کا اتباع مت کر' اس لیے کہ وہ قیامت کے روز تجھ سے خصومت کرے گا اور تیرا ایک حصہ دوسرے کو لعنت کرے گا اِلّا یہ کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کردے اور تیری پردہ پوشی فرمادے۔

بزرگوں کے اَقوال: حضرت سفیان ثوریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ نفس کے علاج سے زیادہ کوئی علاج مجھے سخت محسوس نہیں ہوا۔ کبھی وہ میرے حق میں مُفید ہوتا اور کبھی مُضر ہوتا۔ ابو العباس موصلیؒ اپنے نفس سے کہتے کہ نہ تو شہزادوں کی طرح دنیا کے مزے لوٹتا ہے اور نہ عابدوں کی طرح مجاہدہ کرتا ہے' کیا تو مجھے جنت اور دوزخ کے درمیان قید کرائے گا' تجھے شرم نہیں آتی۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ سَرکش گھوڑے کے مقابلے میں نفس کو لگام کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں کہ نفس کے ساتھ ریاضت کی تلواروں سے لڑو اور ریاضت یہ ہے کہ آدمی کم کھائے' کم سوئے' بقدرِ ضرورت بولے اور لوگوں کی ایذا پر صبر کرے' کم کھانے سے شہوت ختم ہوجاتی ہے' کم سونے سے اِرادہ و نیّت میں صفائی آتی ہے' کم بولنا آفتوں اور فِتنوں سے بچنے کا سبب بنتا ہے' اور لوگوں کی اذیّتوں پر صبر کرنے سے منزلِ مقصود تک پہنچنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے' آدمی کے لیے سب سے زیادہ دشوار گذار اُمراتیت کے وقت تحمّل اور معیبت کے وقت صبر ہے۔ بہرحال جب نفس میں شہوتیں جنم لیں' یا لغو گوئی کی لذّت اور حلاوت جوش میں آئے اس وقت کم خوابی کی میان سے کم خوری کی تلوار نکالے اور خاموشی کے ہاتھوں سے وہ

---

(۱) یہ روایات کتاب عجائب القلب میں گذر چکی ہے۔ (۲) اس روایت کی کوئی اصل مجھے نہیں ملی۔